

جواد علی شاہ حقانی*

امام طحاویؒ کی شرح مشکل الآثار

ایک تعارف

مصنف کا تعارف:

الامام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ بن سلمۃ بن عبد الملک الازدی الحجری المصری الطحاوی۔ الازدیہ: عرب کے قبائل میں سے ایک بڑا اور مشہور قبیلہ ہے، یہ الازد بن الغوث بن مہت بن مالک بن زید بن کہلان کی طرف منسوب ہے، الحجری: یہ ازد کی ایک شاخ ہے، اور حجر بن جزیلہ بن لہم کی طرف منسوب ہے، اور الطحاوی: طحاقریہ کی طرف منسوب ہے۔ امام طحاویؒ والد کی طرف سے قحطانی اور والدہ کی طرف سے عدنانی ہیں، آپؒ کی والدہ ماجدہ اصحاب شوافع میں سے امام مزنیؒ کی بہن تھیں، اور قبیلہ مزینہ سے تعلق رکھتی تھیں۔

آپؒ 239ھ میں پیدا ہوئے، یہ جمہور کا قول ہے اور صحیح ہے، البتہ ابن خلکان نے ”وفیات الاعیان“ میں 238ھ ذکر کیا ہے، اور اس کے بعد سمعانی سے نقل کیا ہے کہ امام طحاویؒ کی پیدائش 229ھ کو ہوئی، اور پھر اس روایت اخیرہ کو صحیح قرار دیا ہے، لیکن یہ تحریف ہے، جس کو بعد میں آنے والوں نے نقل کیا ہے اور سمعانی کی کتاب کی طرف رجوع نہیں کیا ہے، بہر حال درست قول 239ھ ہی ہے۔

امام طحاویؒ کا زمانہ تدوین حدیث اور سنت مطہرہ کی خدمت کا زرخیز زمانہ تھا، جس میں بڑے بڑے کبار محدثین پیدا ہوئے، اور علم حدیث کو مختلف بلاد اسلامیہ میں پھیلا دیا، چنانچہ جب امیر المؤمنین امام بخاریؒ اس دنیا سے رحلت کر گئے، تو آپؒ کی عمر 17 سال تھی اور جب امام مسلمؒ نیشاپوری اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو آپؒ کی عمر 22 سال تھی، اور جب امام ابو داؤد سجستانی وفات پا گئے تو آپؒ کی عمر 36 سال تھی اور جب ابو عیسیٰ الترمذی انتقال کر گئے، تو آپؒ کی عمر 40 سال تھی اور جب احمد بن شعیب التسانی فوت ہو گئے تو آپؒ کی عمر 64 سال تھی اور جب محمد بن یزید بن ماجہ دار ابدی کی طرف چل بے تو آپؒ کی عمر 34 سال تھی

* معہد امام ابو حنیفہؒ دو بیان (صوابی)

امام طحاویؒ کا گھرانہ علمی گھرانہ تھا، آپؒ کے والد محترم بڑے صاحب علم و بصیرت والے تھے، اور آپؒ کے ماموں امام مزنیؒ اصحاب شوافع میں سے بڑے فقیہ تھے۔ آپؒ نے حفظ کی تکمیل ابو زکریا یحییٰ بن محمد عمروی سے کی، اس کے بعد فقہ اور احادیث اپنے ماموں امام مزنیؒ سے حاصل کیا۔
مذہب حنفی کی طرف تحول:

امام طحاویؒ جب بیس سال کو پہنچے تو مذہب شافعی کو چھوڑ کر مذہب حنفی کو اختیار کیا، علماء نے اس تحول کے کئی وجوہات لکھی ہیں، جن میں چند درج ذیل ہیں:

(۱) امام طحاویؒ نے اپنے ماموں (امام مزنیؒ) کو کئی دفعہ دیکھا تھا کہ وہ امام ابو حنیفہؒ کی کتابیں دیکھتے تھے، جیسا کہ علامہ غلیلی نے ”الارشاد“ میں لکھا ہے: سمعت عبد الله بن محمد الحافظ سمعت محمد بن حمد الشروطی يقول: قلت للطحاوی لم خالفت مذہب خالك واخترت مذہب أبي حنيفة؟ فقال: لاني كنت أرى خالي تدبیر النظر فی كتب أبي حنيفة، فلذلك انتقلت اليه۔
(۲) دوسری وجہ دونوں مذاہب میں مختلف فیہا مسائل میں لکھی گئی تصانیف ہیں؛ مثلاً امام مزنیؒ نے ”المختصر“ کتاب لکھی جس میں انہوں نے امام ابو حنیفہؒ پر رد کیا، اس کے مقابلے میں قاضی بکار بن قتیبہ نے کتاب لکھ کر امام ابو حنیفہؒ کا دفاع کیا۔

(۳) مصر میں قضاء کے عہدے کے لئے جوشیوخ آتے، تو اپنی نسبت امام ابو حنیفہؒ کی طرف کرتے، جیسے قاضی بکار بن قتیبہ، ابن ابی عمران، ابو حازم وغیرہ۔
ابن عساکر نے ”تاریخ مدینہ دمشق“ میں امام طحاویؒ کا قول نقل کیا ہے:

أول من كتبت عنه المزني، وأخذت بقول الشافعي، فلما كان بعد سنين، قدم أحمد بن أبي عمران قاضياً على مصر، فصحبته وأخذت بقوله، وكان يتفقه للكوفيين، وتركت قولی الأول، فرأيت في المنام، وهو (المزني) يقول لي: يا أبا جعفر اغتصبك، يا أبا جعفر اغتصبك (یعنی اول فقہ وحدیث میں نے اپنے ماموں امام مزنیؒ سے حاصل کر کے امام شافعیؒ کا قول اختیار کیا، لیکن جب قاضی احمد بن ابی عمران آئے، تو میں اس کی مجلس میں بیٹھ گیا اور اس کا قول اختیار کیا، اور قول اول ترک کر دیا، اس کے بعد مجھے اپنا ماموں (امام مزنیؒ) خواب میں آئے اور کہنے لگے: اے ابو جعفر! اس نے تجھے غصب کر دیا، اس نے تجھے غصب کر دیا۔)

بہر حال تحول کے یہ سارے اسباب امام طحاویؒ کی استعدادی فطری تھے، جس نے امام طحاویؒ کو دونوں مذاہب کی گہرائی تک لے جا کر مرتبہ اجتہاد تک پہنچا دیا، اور دونوں مذاہب کے موازنہ کے بعد مذہب

خفی کو اختیار کیا۔

علماء کے ہاں امام طحاویؒ کا مقام:

قال ابن النديم في "الفهرس": وكان أوحده زمانه علماء زهداً۔ (امام طحاویؒ اپنے زمانے میں علم و زہد کے اعتبار سے منفرد تھے)

قال ابن عبد البر: كان من أعلم الناس بسير الكوفيين وأخبارهم وفقههم. (کوفیین کے سیر اور ان کے اخبار و فقہ کے زیادہ جاننے والے تھے)

قال ابن الأثير في "اللباب": كان اماماً، فقيهاً من الحنفيين، وكان ثقة ثبتاً۔ (احناف کے امام اور فقیہ تھے اور ثقہ تھے)

قال الامام الذهبي في "السير": الامام العلامة، الحافظ الكبير، محدث الديار المصرية، فقيهها..... ثم قال: ومن نظري تواليف هذا الامام علم محله من العلم، وسعة معارفه۔ (جو بھی امام طحاویؒ کی تالیفات دیکھے گا، تو اس شخصیت کا علم اور وسعتِ معرفت جان لے گا)

قال البدر العيني في "نخبة الأفكار": أما الطحاوي، فانه مجمع عليه في ثقته وديانته وأمانته، وفضيلته التامة، ويده الطولى في الحديث وعلله وناسخه ومنسوخه..... ولقد أثنى عليه السلف والخلف هرچه امام طحاوي ہیں، تو اس کی ثقہ ہونے، اس کی دیانت و امانت، کامل فضیلت اور حدیث کے علل اور اس کے نسخ و منسوخ میں مہارت پر لوگوں کا اتفاق ہے، اور تمام سلف و خلف نے ان کی تعریف کی ہے)

انکے علاوہ بیسیوں علماء نے آپ کی علییت کا اعتراف کیا ہے، البتہ بعض علماء (امام بیہقی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ وغیرہ) نے امام طحاویؒ پر بعض مسائل کی بناء پر جرح کیا ہے، جن سے علماء نے جوابات کئے ہیں۔ کتاب کے متعلق:

امام طحاویؒ کی یہ کتاب "شرح مشکل الآثار" نام سے طبع ہوتی ہے لیکن اس کا اصل نام "بیان مشکل الآثار" ہے جیسا کہ شیخ حاتم شریف نے اس کی تصریح کی ہے، یہ کتاب ان عظیم کتابوں میں شمار ہوتی ہے جو سنتِ مطہرہ کی دفاع، اور ملاحدہ کے ان اعتراضات کے رد میں لکھی گئی ہیں، جو انہوں نے سنتِ نبویؐ پر کئے ہیں۔ اس کتاب میں امام طحاویؒ نے ان احادیثِ مشککہ کی شرح کی ہے، جن میں بظاہر التباس اور خفا ہو، اور یہ اشکال یا تو بظاہر حدیثِ آخر کے تضاد کی وجہ سے ہوتا ہے یا حقیقت اور نفس الامر میں دکھائی دیتا ہے، اور کبھی کبھار یہ اشکال اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ حدیثِ قرآن، لغت اور عقل یا جس کے خلاف

آجاتی ہے، تو امام طحاویؒ نے یہ اشکال یا تو توفیق بن الحدیثین کی بنیاد پر رفع کیا ہے، یا قرآن کی بنیاد پر ایک کونائخ مان کر دوسری کو منسوخ قرار دیا (اس کی مزید تفصیل شیخ محمد عوامہ مدظلہ نے ”اثر الحدیث الشریف میں کی ہے) یا اس اشکال کی تشریح ایسے معنی کے ذریعے کی ہے، جو قرآن، لغت یا عقل کے موافق ہو، یا اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں جو موجب اشکال ہو وغیرہ۔

امام طحاویؒ نے اس کتاب میں تقریباً 1002 ابواب قائم کئے ہیں اور جمیع نصوص جو اس کتاب میں لائی ہیں وہ تقریباً 5408 ہیں، ہر باب کے نیچے ایک عنوان قائم کر کے اس کے تحت احادیث لائی ہیں، ان کے مسانید اور طرق سے بحث کی ہے، اس کے بعد موضع اختلاف پر کلام کر کے اس کی شرح اور تفصیل ایسی کی ہے کہ دونوں احادیث سے تعارض ختم ہو جاتا ہے، اور متعارض احادیث ہم معنی بن جاتی ہیں، سند میں اتصال و عدم اتصال بیان کرتے ہیں، روایات میں عدم سماع کی علت بیان کر کے آگے پھر اس پر صحت و ضعف کا حکم لگاتے ہیں، اور اس صحت و ضعف کو امام طحاویؒ مختلف عبارات سے تعبیر کرتے ہیں، مثلاً: هذا الحديث صحيح الاسناد لا طعن لاحد في أحد من رواه، هذا حديث صحيح الاسناد، مستقيم الاسناد، هذا الحديث عندنا فاسد الاسناد، غير أن أهل الاسناد يضعفون هذا الاسناد وغيره۔ اسی طرح کبھی کبھار قیاس پر اعتماد کرتے ہیں، لیکن یہ اس صورت میں کہ جب احادیث میں نص کی وجہ سے کسی ایک جانب ترجیح ممکن نہ ہو، ان ساری باتوں کے باوجود امام طحاویؒ نے اس کتاب میں کسی ایک نوع کی احادیث کا لحاظ نہیں رکھا ہے، بلکہ جو احادیث امام طحاویؒ کو خفیۃ المعنی سامنے آئی ہیں، ان کو ذکر کی ہیں، چاہے وہ عقیدہ کے متعلق ہوں، یا تفسیر، فقہ اور فضائل کے ہوں۔ بخلاف ”شرح معانی الآثار“ کے، کہ اس کو امام طحاویؒ نے ایک محکم ترتیب سے مرتب کی ہے۔ اسی طرح امام طحاویؒ نے اس کتاب میں کسی خاص مذہب کا التزام نہیں کیا ہے، بلکہ قواعد کی رو سے وہ استنباطات کیے ہیں، جن کی طرف ان کا اجتہاد گیا ہے۔

امام طحاویؒ کی دیگر تصانیف:

- | | |
|-----------------------------------|-----------------------|
| (۱) شرح معانی الآثار | (۲) اختلاف الفقہاء |
| (۳) مختصر الطحاوی فی الفقہ الحنفی | (۴) سنن الشافعی |
| (۵) العقیدۃ الطحاویۃ | (۶) نقض کتاب المدلسین |
| (۷) التسویۃ بین حدثنا وأخبرنا | (۸) الشروط الصغیر |
| (۹) الشروط الأوسط | (۱۰) الشروط الکبیر |
| (۱۱) التاریخ الکبیر | (۱۲) أحكام القرآن |

- (۱۳) النوادر الفقہیہ (۱۴) النوادر والحکایات
- (۱۵) جزء فی حکم أرض مکة (۱۶) جزء فی قسم الفء والغنائم
- (۱۷) الرد علی عیسیٰ بن أبان فی کتابہ الذی سماہ ”خطا الکتب“
- (۱۸) الرد علی أبی عبید فیما أخطا فیہ فی کتاب النسب
- (۱۹) اختلاف الروایات علی مذهب الکوفیین
- (۲۰) شرح ”الجامع الکبیر“ للامام محمد بن الحسن الشیبانی
- (۲۱) کتاب المحاضرات والسجلات (۲۲) کتاب الوصایا والفرائض
- (۲۳) أخبار أبی حنیفة وأصحابه
- (۱۴۳) کتاب فی النحل وأحكامها وصفاتها وأجناسها وما روى فیها من خبر
- (۲۵) جزء الرزیه (۲۶) کتاب الأشربة (۲۷) الخطابات فی الفروع

امام طحاویؒ سے قبل اس نوع میں تالیفات:

اول اس نوع میں جس نے کتاب لکھی، وہ امام شافعیؒ ہیں، جنہوں نے ”اختلاف الحدیث“ نام سے کتاب لکھی، لیکن اس میں پورا استیعاب نہیں کیا بلکہ جملہ کچھ احادیث فقہ عملی کے ذکر کی ہیں، یہ کتاب کتاب الأم کی ساتویں جلد کے حاشیہ پر چھپی ہے، اور اس کے بعد علیحدہ بھی چھپی ہے۔

دوسری کتاب ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة نے لکھی ہے، جس کا نام تاویل مختلف الحدیث ہے، اس کی زیادہ تر احادیث عقیدہ اور اس کے فروع کے بارے میں ہیں، لیکن ان دونوں کتابوں کی بنسبت امام طحاویؒ کی کتاب استیعاب اور شمول کے اعتبار سے ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے، اسی طرح ازالہ تعارض، متن اور سند حدیث پر نقد کی مہارت اور حدیث کے طرق والفاظ میں تفسیر میں دوسری کتابوں سے الگ ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے علماء نے بھی اس نوع میں کتابیں لکھی ہیں:

- (۱) مشکل الحدیث و بیانہ، لابن فورک: أبی بکر، محمد بن الحسن
- (۲) التحقیق فی اختلاف الحدیث، لابن الجوزی، أبی الفرج، عبد الرحمن بن علی بن محمد البغدادی

- (۳) المختصر من المختصر من مشکل الآثار، للملطی: أبی المحاسن، یوسف بن موسیٰ
- (۴) تاویل الاحادیث الموهمة للتشبیہ، للسیوطی: جلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر

(۵) رفع التعارض عن مختلف الحديث، لحسن مظفر الرزو

(۶) مختلف الحديث بين الفقهاء والمحدثين، لنافذ حسين حماد

(۷) مختلف الحديث و موقف النقاد و المحدثين منه، لاسامة عبد الله خياط

”شرح مشکل الآثار“ سے متعلق علماء کی خدمات:

اس کتاب کی مزید اہمیت اس سے بھی واضح ہو جاتی ہے کہ بڑے بڑے کبار علماء نے اس پر تحقیقات اور اس کے اختصارات کئے ہیں، جن میں چند درج ذیل ہیں:

- محمد بن رشد القرطبی، المالکی کی تصنیف ”مختصر مشکل الآثار“ اس کو ایک خاص ترتیب پر مرتب کی ہے، اس طور پر کہ احادیث کی اسانید اور تکرار کو ختم کیا ہے، اور ساتھ ساتھ الفاظ میں اس طرح اختصار کیا ہے کہ نفس مضمون اور فقہ میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا ہے۔

- المطهر بن الحسین بن سعد بن علی المزنی، الحنفی کی تصنیف: تلخیص مشکل الآثار
- علی بن حسام الدین الہندی اشعیر الہمدانی کی تصنیف: مجمع بحار الأنوار فی شرح مشکل الآثار
- المملطی: القاضی جمال الدین بن یوسف بن موسی بن محمد الفقیہ الحنفی کی تصنیف: المعاصر من المختصر من مشکل الآثار

- خالد محمود الرباط کی تصنیف: ”تحفة الأخیار بترتیب مشکل الآثار“ اس کتاب میں مصنف نے ”شرح مشکل الآثار“ کے ابواب کو ایک خاص ترتیب دی ہے، اور یہ اس لئے کہ امام طحاویؒ نے ابواب مرتب تو کئے ہیں لیکن ابواب (ابواب الطہارۃ، ابواب الصلاۃ وغیرہ) الگ جمع نہیں کئے ہیں۔

طبوعات:

یہ کتاب 1915ء میں مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن سے چار جلدوں میں چھپی تھی، اور اس کے بعد 1995ء میں مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے شعب الارنؤوط کی تحقیق سے 15 جلدوں میں چھپی ہے۔